سوال

(61) نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ بہت سے مسلمان نماز باجماعت ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں اور بعض علماء نے اس سلسلہ میں جو سہولت بیان کی ہے اس سے استدلال کرتے ہیں۔ مجھ پر یہ واجب ہے کہ میں اس مسئلہ کی اہمیت ونزاکت کو بیان کروں۔ کسی بھی مسلمان کو یہ بات زیب نہیں دیتی کہ وہ اس معاملہ میں کوتاہی کرے جس کی عظمت شان کو اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں اوراس کے رسول کریم علیہ من ربہ افضل الصلوۃ والتسلیم کو بہت عظیم قرار دیا ہے، اس کی حفاظت کرنے اوراسے باجماعت ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور بتایا ہے کہ اس میں کوتاہی وسستی کرنا منافقوں کی نشانی ہے، چنانچہ قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے :

حـٰفِظوا عَلَى الصَّلَو‌ٰتِ وَالصَّلو‌ٰةِ الوُسطىٰ وَقوموا لِلَّهِ قـٰنِتينَ **٢٣٨** ... سورة البقرة

''(مسلمانو!) سب نمازیں خصوصا درمیانی نماز (یعنی نماز عصر) پورے التزام کے ساتھ ادا کرو''

توجو شخص نماز کو کم اہمیت دیتا اوراپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ مل کر باجماعت ادا نہیں کرتا تو اس کے بارے میں یہ کیونکہ سمجھا جائے کہ اس نے نماز کی حفاظت اوراس کی تعظیم کی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَأَقيمُوا الصَّلو‌ٰةَ وَءاتُوا الزَّكو‌ٰةَ وَاركَعوا مَعَ الرّ‌ٰكِعينَ **٤٣** ... سورة البقرة

''اور نماز پڑھا کرو اور زکوٰۃ دیا کرو اور (اللہ کے آگے) جھکنے والوں کے ساتھ جھکا کرو۔''

یہ آیت کریمہ نص ہے کہ نمازیوں کے ساتھ شریک ہو کر باجماعت ادا کرنا واجب ہے اور اگر مقصود صرف نماز قائم کرنا ہوتا تو پسر اس آیت کریمہ کو درج ذیل الفاظ کے ساتھ ختم کرنے کی کوئی واضح مناسبت نہ ہوتی کہ

وَاركَعوا مَعَ الرّ‌ٰكِعينَ **٤٣** ... سورة البقرة

کیونکہ نماز کا حکم تو اس آیت کے شروع میں بھی ہے نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَإِذا كُنتَ فيهِم فَأَقَمتَ لَهُمُ الصَّلوٰةَ فَلتَقُم طائِفَةٌ مِنهُم مَعَكَ وَليَأخُذوا أَسلِحَتَهُم فَإِذا سَجَدوا فَليَكونوا مِن وَرائِكُم وَلتَأتِ طائِفَةٌ أُخرىٰ لَم يُصَلّوا فَليُصَلّوا مَعَكَ وَليَأخُذوا حِذرَهُم وَأَسلِحَتَهُم ۱۰۲ ... سورة النساء

''اور (اے پیغمبر!) جب تم ان (مجاہدین کے لشکر) میں ہو اور ان کو نماز پڑھانے لگو تو چاہیئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ مسلح ہو کر کھڑی رہے۔ جب وہ سجدہ کر چکیں تو پرے ہو جائیں پھر دوسری جماعت جس نے نماز نہیں پڑھی (ان کی جگہ) آئے اور ہوشیار اور مسلح ہو کر تمہارے ساتھ نماز ادا کرے!''

اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ نماز باجماعت ادا کرنے کو تو اللہ سبحانہ وتعالی نے حالت جنگ میں بھی واجب قرار دیا ہے تو حالت امن میں اس کے وجوب کا اندازہ خود فرمالیجئے، اگر کسی کو جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے سلسلہ میں رخصت ہوتی تو ان لوگوں کو ہوتی جو دشمن کے بالمقابل صف آرا ہوتے ہیں اور جنہیں یہ خطرہ ہوتا ہے کہ دشمن کسی وقت بھی ان پر حملہ آور ہوسکتا ہے۔ لیکن جب ان مجاہدین کے لئے بھی رخصت نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ نماز کو باجماعت ادا کرنا نہایت اہم واجب ہے اور کسی کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ نماز باجماعت ادا کرنے میں کوتاہی کرے۔ صحیحین میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''میں نے ارادہ کیا کہ میں حکم دوں اور نماز کی جماعت کھڑی کر دی جائے اور پھر کسی آدمی کو حکم دوں کہ وہ نماز پڑھائے اور پھر کچھ ایسے آدمیوں کو جنہوں نے ایندھن کے گٹھے اٹھا رکھے ہوں، لے کر ایسے آدمیوں کے پاس جاؤں جو نماز باجماعت ادا کرنے کے لئے نہیں آئے اور ان کے گھروں کو جلا دوں۔''

صحیح مسلم میں حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ''میں نے دیکھا کہ نماز ادا کرنے سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو کھلم کھلا منافق ہوتا یا مریض بلکہ میں نے یہ بھی دیکھا کہ اس وقت مریض بھی دو آدمیوں کا سہارا لے کر نماز (باجماعت) ادا کرنے کے لئے آیا کرتا تھا۔'' یہ بھی انہی سے روایت ہے کہ ''رسول اللہ ﷺ نے ہمیں سنن ہدایت سکھائے اور یہ بات بھی سنن ہدایت میں سے ہے کہ نماز اس مسجد میں (باجماعت) ادا کی جائے جس میں اذان ہوتی ہو۔'' صحیح مسلم میں انہی سے روایت ہے کہ جس شخص کو یہ بات خوش لگے کہ وہ کل اللہ تعالی کو ایک مسلمان کی حثیت سے ملے تو اسے چاہئے کہ ان نمازوں کی حفاظت کرے جہاں ان کے لئے اذان دی جاتی ہو۔ اللہ تعالی نے تمہارے نبی کے لئے سنن ہدایت کو مقرر فرمایا ہے اور نمازوں کو (باجماعت) ادا کرنا بھی سنن ہدایت میں سے ہے اور اگر تم نمازوں کو اپنے گھروں میں اس طرح ادا کرو جس طرح یہ نماز باجماعت ادا نہ کرنے والا اپنے گھر میں پڑھتا ہے تو تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دوگے اور اگر تم اپنے نبی کی سنت کو ترک کر دوگے تو گمراہ ہو جاوگے، جو شخص بھی اچھے طریقے سے وضو کر کے کسی مسجد میں آجاتا ہے تو ہر قدم کے عوض اس کے لئے ایک نیکی لکھ دی جاتی ہے، ایک درجہ بلند کر دیا جاتا ہے اور ایک برائی مٹا دی جاتی ہے۔ (رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں) نماز (باجماعت) سے صرف وہی شخص پیچھے رہتا تھا جو کھلم کھلا منافق ہوتا، اس زمانے میں مریض آدمی کو دو آدمیوں کے سہارے کے ساتھ لا کر صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔''

''صحیح مسلم'' ہی میں حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا آدمی نے عرض کیا ''یا رسول اللہ! میرے پاس کوئی معاون نہیں جو مجھے مسجد تک پہنچا دے تو کیا میرے لئے اپنے گھر نماز ادا کرنے کی رخصت ہے؟'' نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''کیا تم نماز کے لئے اذان کی آواز سنتے ہو؟'' اس نے عرض کیا ''ہاں'' تو آپ ﷺ نے فرمایا ''پھر اس آواز پر لبیک کہو۔''

ایسی احادیث بہت زیادہ ہیں جو اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ نماز باجماعت اللہ تعالی کے ان گھروں میں ادا کرنا واجب ہے جن کے بارے میں اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا ہے کہ بلند کئے جائیں اور ان میں اللہ کا نام ذکر کیا جائے۔ لہذا ہر مسلمان پر واجب ہے کہ وہ نماز باجماعت ادا کرنے کا خصوصی اہتمام کرے اور اپنے بیٹوں، اہل خانہ، پڑوسیوں اور دیگر تمام مسلمان بھائیوں کو بھی اس کی تلقین کرے تاکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول (ﷺ) کے حکم کی اطاعت ہو اور جس سے اللہ تعالی اور اس کے رسول (ﷺ) نے منع فرمایا ہے اس سے اجتناب ہو اور ان منافقوں کی مشابہت سے دوری ہو، جن کا

اللہ تعالی نے ان کی بری عادتوں کے سارھ ذکر یا ہے اور ان میں سے سب سے خبیث عادت یہ ہے کہ وہ نماز ادا کرنے میں سستی کرتے ہیں۔ ارشاد باری تعالی ہے :

إِنَّ المُنٰفِقينَ يُخٰدِعونَ اللَّهَ وَهُوَ خٰدِعُهُم وَإِذا قاموا إِلَى الصَّلوٰةِ قاموا كُسالىٰ يُراءونَ النّاسَ وَلا يَذكُرونَ اللَّهَ إِلّا قَليلًا ۱۴۲ مُذَبذَبينَ بَينَ ذٰلِكَ لا إِلىٰ هٰؤُلاءِ وَلا إِلىٰ هٰؤُلاءِ وَمَن يُضلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبيلًا ۱۴۳ ... سورة

النساء

''منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) اللہ کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو کیا دھوکا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے دکھانے کے لئے اور اللہ کی یاد ہی نہیں کرتے مگر بہت کم۔ بیچ میں پڑے لٹک رہے ہیں نہ ان کی طرف (ہوتے ہیں) نہ ان کی طرف اور جس کو اللہ بھٹکائے تو تم اس کے لئے کبھی بھی رستہ نہ پاؤ گے۔''

نماز باجماعت ادانہ کرنا، بالکل نماز نہ پڑھنے کا ایک بہت بڑا سبب بن جاتا ہے اور یہ حقیقت معلوم ہے کہ ترک نماز کفر، ضلالت اور دائرہ اسلام سے خروج ہے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ آدمی اور کفر و شرک کے درمیان فرق نماز سے ہے۔

(صحیح مسلم بروایت حضرت جابر رضی اللہ عنہ) نیز نبی ﷺ نے فرمایا ہے کہ ''وہ عہد جو ہمارے اور ان (کفار و مشرکین) کے درمیان ہے، وہ نماز ہے، جس نے نماز کو ترک کر دیا اس نے کفر کیا۔''

نماز کی عظمت شان، اس کی حفاظت کے وجوب، حکم الہی کے مطابق اس کی اقامت اور اس کے ترک سے اجتناب کرنے کے بارے میں آیات و احادیث بہت زیادہ ہیں جو مشہور و معروف ہیں، لہذا ہر مسلمان کے لئے یہ واجب ہے کہ نماز کو پابندی کے ساتھ بروقت ادا کرے، اس طرح ادا کرے جس طرح اللہ تعالی نے حکم دیا ہے اور اللہ تعالی کے گھروں میں اپنے بھائیوں کے ساتھ باجماعت ادا کرے تاکہ اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت بجالا کر اللہ تعالی کے غضب اور اس کے دردناک عذاب سے بچ سکے۔ جب حق ظاہر اور اس کے دلائل واضح ہوں تو پھر کسی کے لئے کسی فلاں یا فلاں کے قول کی وجہ سے اس سے روگردانی جائز نہیں کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا ارشاد گرامی ہے :

فَإِن تَنَـٰزَعْتُمْ فِى شَىْءٍ فَرُدُّوهُ إِلَى ٱللَّهِ وَٱلرَّسُولِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِٱللَّهِ وَٱلْيَوْمِ ٱلْءَاخِرِ ذَٰلِكَ خَيْرٌ وَأَحْسَنُ تَأْوِيلًا ﴿٥٩﴾ ... سورة النساء

''اور اگر کسی بات میں تمہارا اختلاف ہو جائے اور اگر اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو تو اس میں اللہ اور اس کے رسول (ﷺ کے حکم) کی طرف رجوع کرو۔ یہ بہت اچھی بات ہے اور اس کا مآل (انجام) بھی اچھا ہے۔''

اور فرمایا :

فَلْيَحْذَرِ ٱلَّذِينَ يُخَالِفُونَ عَنْ أَمْرِهِۦٓ أَن تُصِيبَهُمْ فِتْنَةٌ أَوْ يُصِيبَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ﴿٦٣﴾ ... سورة النور

''جو لوگ ان کے حکم کی مخالفت کرتے ہیں ان کو ڈرنا چاہیئے کہ (ایسا نہ ہو کہ) ان پر کوئی آفت پڑ جائے یا تکلیف دینے والا عذاب نازل ہو۔''

نماز باجماعت ادا کرنے میں بے شمار فوائد اور بے پناہ مصلحتیں اور حکمتیں ہیں، جن میں سے نمایاں ترین باہمی تعارف، نیکی اور تقوی کے کاموں میں تعاون، حق کی وصیت اور اس پر صبر کی تلقین، نماز باجماعت سے پیچھے رہ جانے والے کو جرات دلانا، جاہل کو نماز کی تعلیم دینا، اہل نفاق کو غصہ دلانا اور ان کی راہ سے دوری اختیار کرنا، بندگان الہی کے درمیان شعائر اللہ کا اظہار کرنا، قول و عمل سے اس کی طرف دعوت دینا، علاوہ ازیں باجماعت ادا کرنے کے اور بھی بہت سے فوائد ہیں۔ اللہ تعالی مجھے اور آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے جس میں اس کی رضا اور دنیا و آخرت کی بہتری ہے اور ہم سب کو اپنے نفس کی شرارتوں، برے عملوں اور کافروں اور منافقوں کی مشابہت سے بچائے۔

انہ جواد کریم۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص217

محدث فتویٰ